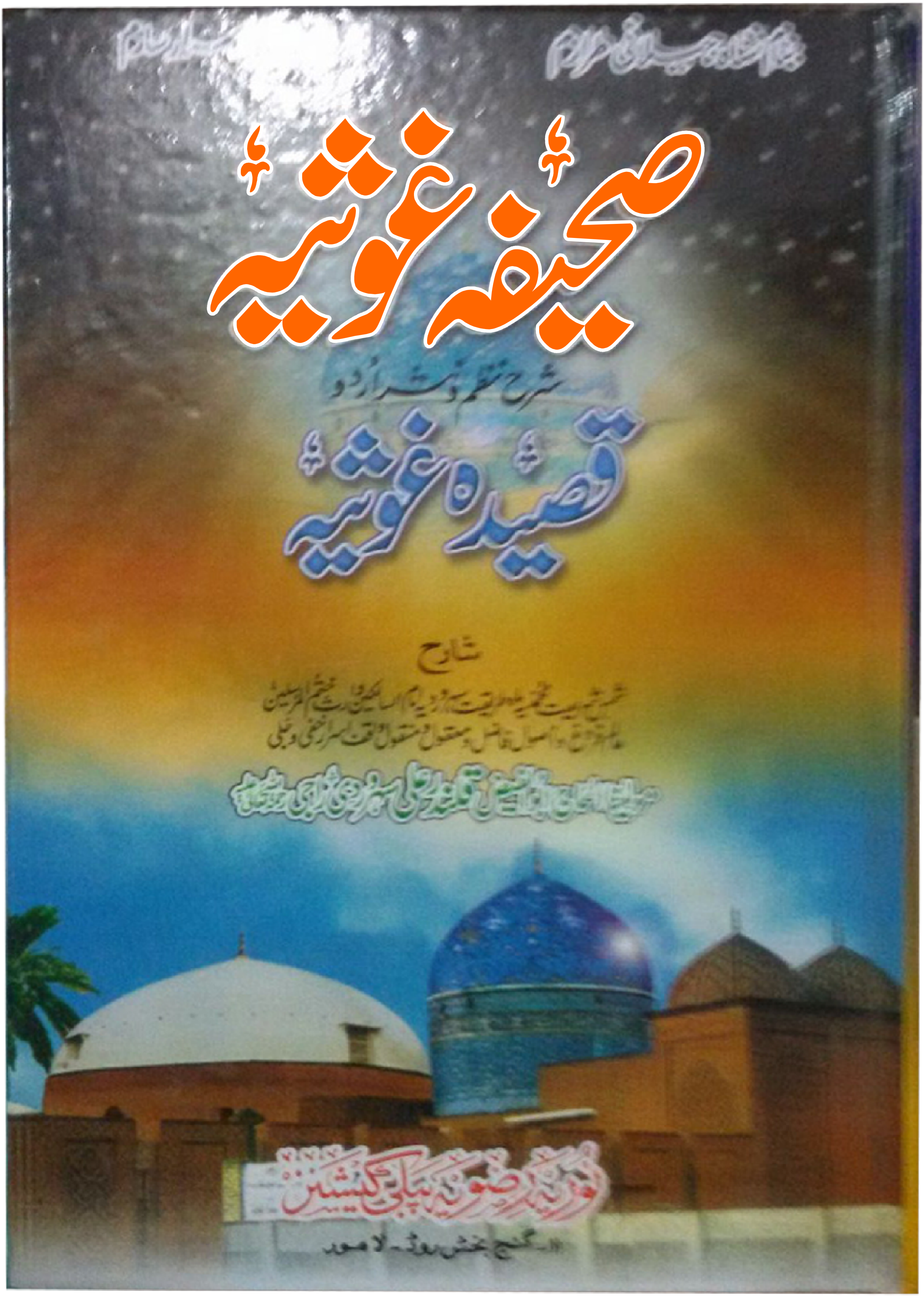

صحیفۂ غوثیہ
شرح نظم و نثر اردو
قصیدہ غوثیہ
شارح
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قصیدہ غوثیہ

ترجمہ منظوم: علامہ شمس بریلوی مدظلہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ساغر بھرے ہیں عشق نے بزم وصال کے
لا جس قدر بھی خم ہیں شراب جمال کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُكْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ساغر بھرے ہوئے میری جانب رواں ہوئے
میں ہوں میان حلقہ یاران حال کے

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

آواز دے رہا ہوں کہ اقطاب دہر آؤ
خواہاں ہو تم اگر ابھی اصلاح حال کے

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمّت کرو۔ بڑھو۔ چلے آؤ اُٹھاؤ جام
یہ خُم خُم بھرے ہیں شراب وصال کے

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میری بچی شراب تو پی تم نے دوستو!
لیکن ابھی تو دُور ہیں زینے وصال کے

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

تم سب کا بھی بُلند اگرچہ مقام ہے
شایاں نہیں ہو تم مری شانِ کمال کے

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُو الْجَلَالِ

میں تو غریق جلوۂ حسنِ قدیم ہوں
کافی کرم ہیں مجھ پہ مرے ذوالجلال کے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ہوں جرہ باز سارے شیوخانِ دہر کا
کِس کو ملے ہیں اوج یہ فضل و کمال کے

کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

پہنے ہوئے ہوں عزم و عزیمت کی خلعتیں کتنے ہی تاج ہیں میرے سر پر کمال کے

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

رازِ قدیم سے مجھے آگاہ کر دیا! مجھ پر عطائیں کیں ہیں عوضِ ہر سوال کے

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

والی بنا لیا ہے مجھے اقطابِ دہر کا نافذ ہے میرا حکم اب ہر اک کے حال کے

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

پانی سمندروں میں نہ باقی رہے کہیں میں اُن پہ کھول دوں جو رموز اپنے حال کے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

ہو جائے اُن پہ فاش میرا رازِ عشق گر ہو جائیں ریزہ ریزہ یہ تودے جبال کے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

میں گر کروں بیان محبّت کی داستاں
ہو جائے آگ سرد بغیر اشتعال کے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

مُردہ اگر سُنے جو کبھی میرے راز کو
جی اُٹھے یہ کرم ہوں مرے ذوالجلال کے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مستقبلِ جہاں کے منظر ہیں سامنے
پردے تمام اُٹھ گئے ماضی وحال کے

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ

وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

آگاہ کرتے ہیں یہ زمانے مجھے مُدام
یارو عبث ہیں قصد یہ بحث و جدال کے

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ

وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالِاسْمُ عَالٍ

ہے تشنگی ہیں لُطف کہ عینِ غنا ہے وہ
میرے مُرید نام لے بس ذوالجلال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اللہ رَبّی خوف نہ کر اے مرے مُرید
ہے منزلِ مُراد قریں میرے حال کے

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

مرے جلو میں خیر و کرم کے نقیب ہیں
چرچے ہیں آسماں سے زمیں تک کمال کے

بِلَادُ اللہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ کے شہر و مُلک ہیں سب میری ملکیّت
محکوم ہیں یہ سب مرے ماضی و حال کے

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

سب ملک میرے سامنے یوں ہیں کہ خاک پر
پھینکے ہوں جیسے رائی کے دانے اُچھال کے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

سردارِ قوم قطب کا درجہ مجھے دیا
مولائے کل کے لطف جو شامل تھے حال کے

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللہِ مِثْلِیْ

وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

ہوں اولیائے وقت میں بےمثل و بےنظیر
ہیں اختیار علم کے تصریف حال کے

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ

وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ

تپتے دِنوں میں صوم سے رہ کر میرے مُرید
رخشاں ہیں تیرگی میں یہ موتی کمال کے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

رکھتے ہیں اولیائے تقلید نقش پا
رہبر مرے ہیں چاند جہانِ کمال کے

نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیْ

هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

یعنی نبی ہاشمی ـــ مکی شہِ حجاز
صدقہ اُنہی کا ہیں مراتب کمال کے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

جاسوسِ شاہ سے بھلا ڈرتا ہے کیوں مُرید
جوہر نہاں ہیں مجھ میں جدال و قتال کے

أَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَأَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

جیلی ہوں اور دین کا محی لقب میرا
کوہ و جبل پہ نصب ہیں پرچم جلال کے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِيْ
وَأَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

میرا بڑا گھرانا ہے دادا حسن میرے
ہیں پاؤں گردنوں پر تمامی رجال کے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ
وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

موسوم ہوں میں بندۂ قادر کے نام سے
جد میرے تاجدار ہیں عین الکمال کے

تَقَبَّلْنِيْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِيْ
أَغِثْنِيْ سَيِّدِيْ اُنْظُرْ بِحَالِيْ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے

کرم سے کیا راہنما رہزنوں کو
اِدھر بھی نگاہِ کرم غوثِ اعظم

دمِ نزع آؤ کہ دم آئے دم میں
کرو ہم پہ یٰسین دم غوثِ اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے
جہاں چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

مفتیِ اعظم عالمِ اسلام مصطفیٰ رضا خاں بریلی